زکوٰۃ فنڈ کو کاروبار میں لگانا

ادارہ

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی !......................السلام علیکم

ہمارا ادارہ ایک رفاہی وفلاحی ادارہ ہے، ادارے میں جو زکوٰۃ جمع ہوتی ہے، اس سے بیواؤں اور نادار افراد کو وظائف دیئے جاتے ہیں، غریبوں کی اعانت کی جاتی ہے، علاج ومعالجہ کیا جاتا ہے۔ اور یہ سب کچھ ایک سسٹم کے تحت ہوتا ہے، اور زکوٰۃ کی آمد وخرچ کا مکمل حساب رکھا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہر سال ہمارا آڈٹ ہوتا ہے اور رپورٹ شائع کی جاتی ہے۔ ادارے کے پاس جمع شدہ زکوٰۃ کے متعلق یہ تجویز آئی ہے کہ اُسے کسی محفوظ اور نفع بخش کاروبار میں لگا دیا جائے، یا پھر اس مقصد کے لیے فنڈ کو اسلامی بینکنگ سسٹم میں مخصوص مدت کے لیے invest کردیا جائے یا کسی اسلامی بینک سے سرٹیفکٹس خرید لیے جائیں جو بوقتِ ضرورت cash کرائے جاسکتے ہوں اور ملنے والا نفع زکوٰۃ ہی کی مد میں استعمال کیا جائے۔ براہِ کرم رہنمائی فرمادیں کہ کیا ایسا کرنا درست ہے؟ والسلام: محمد عبداللہ

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

فلاحی ادارے کے پاس جمع شدہ زکوٰۃ کی رقم کو کسی محفوظ اور نفع بخش کاروبار میں لگانا یا اس مقصد کے لیے کسی اسلامی بینکنگ سسٹم میں مخصوص وغیر مخصوص مدت کے لیے invest کردینا یا کسی اسلامی بینک سے سرٹیفکٹ خریدلینا اور بوقتِ ضرورت cash کرالینا اور نفع زکوٰۃ کی مد میں استعمال کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

ا:......زکوٰۃ کی رقم دینے والوں نے مستحقین میں خرچ کرنے کے لیے ادارے کو نمائندہ اور وکیل ومعتمد بنایا ہے، اس کاروبار سے زکوٰۃ دینے والے کے شرعی فریضہ میں تاخیر لازم آتی ہے، حضور ﷺ فوراً تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

۲:......کاروبار میں نفع ونقصان دونوں ہوتے ہیں، اگر نقصان ہوتو زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اور ادارے پر ضمان لازم آئے گا، یہ شرعی واخلاقی مسائل جنم دے گا۔

۳:......بیان کردہ صورتیں جائز کاروبار کی ہیں جو شرعاً بے غبار طور پر جائز ہو، اسلام کی طرف منسوب مروجہ بینکوں میں انویسٹمنٹ یا سرٹیفکس خریدنا علماء کے ایک بڑے طبقے کے نزدیک ناجائز ہے، اس معنی کر مسلمانوں کی حلال آمدنی کی جائز زکوٰۃ کو ناجائز کام میں لگا کر آلودہ کرنے کی غلطی بھی لازم آرہی ہے، اس لیے زکوٰۃ فنڈ کو کاروبار میں لگانا شرعی لحاظ سے جائز نہیں ہے۔

الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	مفتی رفیق احمد بالاکوٹی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی